© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آخر کار وہی ہوا جس کا کھٹکا تھا۔ یعنی کانگرس نے بھی یہ تسلیم کر لیا کہ ملک کی ریاستی زبان ہندوستانی دونوں رسم الخطوں میں نہیں بلکہ ہندی صرف دیوناگری رسم الخط میں ہونی چاہیئے پچھلے دنوں پنڈت جواہر لال نہرو۔ صدر کانگرس اور بعض دوسرے لیڈروں اور انصاف پسند قومی کارکنوں کے اعلانات اور ان کے مضامین و مقالات سے ایک ہلکی سی امید اس امر کی پیدا ہوگئی تھی کہ اگرچہ یو۔پی کی حکومت نے اردو زبان کو اس کے اپنے دیس سے شہر بدر کر دیا ہے لیکن مرکز میں کم از کم عدل و انصاف کے مطالبات اور سب سے بڑھ کر گاندھی جی کے ارشادات و خواہشات کا لحاظ رکھا جائیگا لیکن اب معلوم ہوا کہ جس پارٹی کو صرف اپنی لیڈر شپ کی خیر منانے سے واسطہ ہو اس سے یہ امید باندھنا ہی فضول ہے کہ وہ اس راستہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہ سکیگی جس کو اس نے عرصہ دراز کے غور و فکر کے بعد اختیار کیا ہے اور جس پر قائم رہنے کا وہ بلند آہنگی کے ساتھ بار بار دعویٰ کرتی رہی ہے۔

ایک ایسی پارٹی جو متعصب۔ تنگ نظر۔ اور کوتاہ بیں عوام میں اعتماد کو بحال رکھنے کی غرض سے اپنے اہم اصول سیاست و نظریات حیات سے کھلا انحراف کرنے کی جرأت رکھتی ہو اور جس کو اس کی بھی شرم نہ ہو کہ اس پارٹی کے سب سے بڑے رہنما اور مربی کی عین تمنا اور دلی خواہش کیا تھی ایسی پارٹی کتنے دنوں تک اپنی ہستی اور اپنے وقار کو ملک میں قائم اور برقرار رکھ سکتی اور کب تک انتہائی مظلومیت کے ساتھ قتل ہونے والے اپنے روحانی باپ کی استخواں فروشی پر گذارا کر سکتی ہے؟ اس کا فیصلہ تو عنقریب مستقبل کریگا لیکن ہم کو یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ کانگرس کا یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فیصلہ اُردو زبان کی کمر پر وہ سب سے بڑی ضرب کاری ہے جو آئین اور جمہوریت کے نام پر اُس کو فنا کرنے کے لیے لگائی جا سکتی تھی اس کے بعد صرف یہ منزل باقی رہ جاتی ہے کہ اُردو بولنے والی زبانوں پر قفل لگا دیا جائے اور اس زبان میں گفتگو کرنے کو بھی قانوناً ممنوع قرار دے دیا جائے۔

کچھ دم ہے اگر تجھ میں تو آ یہ بھی تو کر دیکھ!!

قول و فعل کی عدم مطابقت اور ساتھ ہی فریب خوردگیٔ نفس کی کوئی مثال دنیا کی تاریخ میں اس سے زیادہ افسوسناک اور حیرت انگیز نہیں ہو سکتی کہ کسی ملک کی ریاستی زبان ایک ایسی زبان کو قرار دیا جائے جس کو اس ملک کی نیشنل گورنمنٹ کا وزیر اعظم نہ بول سکتا ہو اور جس کے لغت اور رسم الخط سے اس کا وزیر تعلیم تک نا آشنا ہو کیا اب بھی کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہندوستان کی تقسیم کا ذمہ دار صرف وہ پست ہمت اور کم حوصلہ مسلمان ہے جو اپنے ساتھی کی تنگ نظری کا جائزہ لینے کے بعد اس درجہ سراسیمہ و حواس باختہ ہو گیا کہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار بیٹھا اور اپنے اخلاق فاضلہ، عمدہ کیرکٹر اور بلند کردار کے ذریعہ اس کی اصلاح کی کوشش کرنے کے بجائے خود اُن اوچھے ہتیاروں پر اُتر آیا جن کی شکایت وہ اپنے ساتھی سے کرتا تھا۔

بہر حال اب جبکہ اردو زبان کے لیے آئین ہند کی بارگاہ سے عملاً جلاوطنی کا حکم صادر ہو چکا ہے ان لوگوں سے کچھ کہنا سُننا فضول ہے جن کے ہاتھ میں اس وقت عنانِ حکومت ہے ہم صرف اُردو کے قدر دانوں سے یہ کہیں گے کہ آپ لوگ اس ناگوار صورت حال سے مایوس و دم گرفتہ نہ ہوں یہ تو تاریخ کے انقلابات ہیں جو سدا ایک ہی طرح کے نہیں ہوتے زبانیں حکومت کے سہارے سے ہی زندہ نہیں رہتی ہیں بلکہ کسی زبان کا بقا اور اس کا قیام اس کے بولنے والوں اور قدر دانوں کے عزم و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمت۔ اور ان کی قابلیت و لیاقت پر موقوف ہوتا ہے۔ جس زبان کی فطرت میں زندہ رہنے اور ترقی کرنے کا جوہر ودیعت ہوا اور جس کے بولنے والے خود زندہ رہنے کا عزم راسخ کر چکے ہوں اس کو دنیا کا کوئی ہتیار فنا نہیں کر سکتا ہندی یا کوئی اور زبان کتنی ہی طاقتور ہو بہرحال انگریزی سے زیادہ وسیع ہمہ گیر، جاذب اور قوی نہیں ہو سکتی۔ پس جب انگریزی کے دور عروج و ارتقا میں اردو کو زوال نہیں بلکہ عروج ہوا اور انگریزوں کی تمام کوششوں کے باوجود وہ دیکھتے دیکھتے مہذب دنیا کی ایک ایسی زبان بن گئی کہ آج اس کی تعلیم کا انتظام روس، یورپ اور امریکہ تک کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں ہے تو پھر ہندی سے جو کہ اُردو کی غیر نہیں بلکہ اس کے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہجولی اور رشتہ دار ہے۔ کس طرح یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ اس کی ریاستی اور آئینی اہمیت اُردو کو فنا کر سکیگی۔

زبان کہیں کی اور کسی ملک کی ہو اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ چنانچہ اردو کا بھی کوئی مذہب نہیں ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس وقت ملک میں اس زبان کے ساتھ بغض و عناد کا جو معاملہ کیا جا رہا ہے اسکی بنیاد اس کے سوا کچھ اور نہیں ہے کہ مسلمانوں کو بہ نسبت دوسرے فرقوں کے اس زبان سے زیادہ تعلق ہے اس بناء پر جہاں تک اُردو کی حفاظت و بقا اور اس کی ترقی و اشاعت کا تعلق ہے مسلمانوں کی ذمہ داری بھی بہ نسبت دوسروں کے زیادہ ہے اُن کو یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان میں اسلامی کلچر، اسلامی علوم و فنون کا اردو کے ساتھ بڑا گہرا رابطہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اس زبان پر زوال آیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلامی کلچر کے اُبھرے ہوئے اور روشن حروف بھی مدھم پڑ جائیں گے اور مسلمانوں کی ملی انفرادیت ختم ہو جائیگی اس بناء پر ہند کے چار کروڑ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہندی میں کمال و مہارت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اردو کی حفاظت کا بھی بندوبست کریں اور جس طرح بھی ممکن ہو وہ اس کو باقی رکھنے کی جدوجہد کریں۔ مرعوبیت اور خوفزدگی مسلمانوں کی شان سے بعید ہے جو قوم انقلابات عالم کی آندھیوں میں بھی اپنے چراغ کو روشن رکھنے کا فن جانتی ہو اس کو نرم و سُبک گام بادِ شب گاہی سے کیا اندیشہ ہو سکتا ہے!!!

© rasailojaraid.com